احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 6- فروری 1999ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

ہفتہ 6- فروری 1999ء - 19 شوال 1419 ہجری - 6 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 29

صحابیاتؓ کا انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر کے موقع پر مسلمان خواتین کو صدقہ کی ترغیب دی- حضرت بلالؓ کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور صحابیاتؓ اس میں اپنی انگوٹھیاں اور بالیاں پھینکتی جا رہی تھیں-

(صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخطبة بعدالعید)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض شخصوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر ٹیکس لگائے جاتے ہیں کہاں تک برداشت کریں- میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیونکہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے- بہت سے تنگ دل اور کم ظرف ہوتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی پروا کیا ہے- ایسے شبہات ہمیشہ دنیا داری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی- لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اور اس کی مرضی کو مقدم کرتے ہیں اور اس بناء پر جو کچھ بھی خدمت دین کرتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے- اور اعلاء (کلمہ دین حق) کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے- یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے-

وہ شخص بڑا نادان ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے- اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے (-) یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمان و زمین کے خزانے ہیں- منافق ان کو سمجھ نہیں سکتے لیکن مومن اس پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے- میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے وہ دست بردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 650-651)

جلد وصیتیں کرو

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں-

"میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالامال ہو سکیں- (نظام نو)

اللہ تعالیٰ کی محبت میں خرچ ہونا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات چندوں سے متعلق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں- "اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے وہ منافق ہے" معاہدے سے مراد یہ ہے کہ

جب کسی شخص کو جماعت کا ممبر بننے کی توفیق ملے اور اس کے نتیجے میں اس کو پتہ ہو کہ خدا مجھے کیا دیتا ہے' مجھے کیا اس کے حضور پیش کرنا چاہئے تو یہ ایک قسم کا انسان اور خدا کے درمیان معاہدہ ہوا کرتا ہے- اور اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو وہ منافق ہے-

حضرت مسیح موعود (-) یہاں تک لکھتے ہیں- "اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے- وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے- ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری کے روپے ہی ضرور دو- ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کرکے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے-"

اور اس معاہدہ کی مثال بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں- (-) کہ تمہیں نیکی کا پتہ ہی نہیں کچھ چل سکتا' نیکی کہتے کس کو ہیں (-) یہاں تک کہ تم اس مال میں سے خرچ کرو جس کی محبت میں مبتلا ہو-

سو سارے لوگ جن کی ایک بھاری تعداد امریکہ میں موجود ہے وہ نیکی کا تصور بھی نہیں کر سکتے کیونکہ جس مال کی محبت میں مبتلا ہیں وہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ان کو روکتا ہے- (-)

کبھی بھی تم نیکی کو نہیں پا سکو گے' یہ وہم وگمان ہے تمہارا تم نیکی حاصل کر لو گے' جس مال سے محبت ہو وہ خرچ نہیں کر سکتے تو نیکی کا کیا تصور-

اس تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ آیت بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کے نتیجے میں خرچ ہونا چاہئے اور کنجوسیوں کا علاج ہی محبت الٰہی ہے- جس سے محبت ہو اس کی خاطر تو بعض عام آدمی بھی سب کچھ لٹا دیا کرتے ہیں- رد کر دیں تو ناپسند کرتے ہیں' دکھ اٹھاتے ہیں اور بعض اس کی مثالیں میں نے آپ کو جماعت میں بھی دے دی ہیں-

محبت کے نتیجے میں خرچ کرنا سیکھیں گے تو خرچ کرنے کا سلیقہ آئے گا-

اگر محبت نہیں ہے تو خرچ بھی کچھ نہیں- پس جتنے بھی لوگ کنجوس ہیں ان کی کنجوسی کا ایک ہی علاج ہے اللہ کی محبت میں گرفتار ہونے کی کوشش کریں- اپنے عزیزوں کو جو دیتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اس کی بجائے اس کو کیوں نہیں دیتے جس نے خود ان کو دیا ہوا ہے- وہ بڑے پیار اور محبت اور امیدوں سے ان سے تقاضا کرتا ہے (-) جو ہم نے ان کو دیا ہے اسی میں سے کچھ واپس کر دو- اور سب کچھ نہیں مانگ رہا لیکن محبت جتنی بڑھے گی (-) معیار اونچا ہوتا چلا جائے گا-

میں نے بارہا جماعت کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ خرچ کے لئے محبت کا ہونا ضروری ہے- اپنی اولاد پر صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ آپ کو اس سے محبت ہے- اگر کسی سے محبت ہو اور وہ رد کرے تو آپ کو تکلیف پہنچتی ہے-

تو اللہ کے حضور خرچ کے لئے اللہ کی محبت پیدا ہونا ضروری ہے اور یہ محبت بغیر دعا کے حاصل نہیں ہو سکتی-

(از خطبہ 26-جون 98ء
الفضل 31-اگست 98ء

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 35

ریکارڈ شدہ 15- اگست 98ء
جو 17- اگست 98ء کو نشر ہوئی

جماعت احمدیہ دوالمیال

دوالمیال ضلع چکوال کا ایک بڑا قصبہ ہے جہاں احمدیت بہت پہلے داخل ہوئی تھی۔ 91-1890ء سے شروع ہو کر 1900ء تک کافی رفقاء وہاں پیدا ہو چکے تھے اور اللہ کے فضل سے بڑی مضبوط جماعت تھی جن صاحب کا میں نے ذکر کیا تھا یہ آخر پر قادیان پہنچے ہیں یعنی ملک فتح محمد صاحب وڈا۔

(ان کے نام کے ساتھ وڈا اس لئے لکھا جاتا تھا کہ وہاں ایک اور بھی اسی نام کے صاحب تھے وہ ملک فتح محمد بنکہ کے نام سے معروف تھے) چونکہ ملک فتح محمد صاحب کا ذکر چلا ہے اس لئے مجھے خیال آیا کہ ساری دوالمیال کی احمدیت کے متعلق آپ کو مزیدار باتیں سنا دوں۔ دوالمیال ضلع چکوال کا ایک مضبوط قصبہ ہے۔ تقریباً ساری آبادی فوجیوں کی تھی اور بڑے بڑے قد آور فوجی جوان وہاں پیدا ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے جرنیل دوالمیال کے مشہور ہیں۔ ان میں ایک ملک غلام محمد صاحب اتنے بہادر فوجی جوان تھے کہ ان کو حکومت نے ایک توپ تحفہ دی تھی۔ وہ توپ میں نے خود دیکھی ہے۔ پرانے زمانے کی توپ ان کے گاؤں میں اونچی جگہ پہاڑی کی چوٹی پر لگی ہوئی تھی۔ اس زمانے میں چونکہ احمدیت زیادہ پھیلی ہے رفقاء کے ذریعے بڑے بڑے دعاگو اور صاحب کشف و الہام لوگ تھے۔ اس وجہ سے ان کے چیلنجوں کو خدا تعالیٰ قبول فرما لیتا تھا۔ ان نشانوں کی وجہ سے احمدیت بڑی تیزی سے وہاں پھیلی ہے۔

حضرت حکیم کرم داد صاحب

چند مثالیں دوالمیال کی پرانے زمانے کی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حکیم کرم داد صاحب پہلے احمدیوں میں سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے ایک خط کا ذکر کیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی میں) پرانے احمدی تھے جو نشان انہوں نے دیکھا وہ حضرت مسیح موعود کو لکھا۔

"انہوں نے اس خط کے ساتھ ایک فقیر مرزا کے نام کا ایک اقرار نامہ بطور مباہلہ کے بھیجا ہے۔

ایک شخص تھا وہاں فقیر مرزا اس نے جب حضرت مسیح موعود کے متعلق گستاخی شروع کی تو حکیم کرم داد صاحب نے اس کو مباہلے کا چیلنج کر دیا۔ ایک سال کے اندر اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق نشان دکھائے گا۔ وہ اپنے آپ کو ولی اللہ کہا کرتا تھا۔ آخر میں یہ ذکر ہے کہ فقیر صاحب کی پیشگوئی کیونکر پوری ہوئی چونکہ اس واقعے کو دوالمیال کے تمام باشندے جانتے ہیں اس لئے ہر ایک کو اختیار ہے کہ اگر اس واقعہ پر اس کو پوری تسلی نہ ہو تو موضع دوالمیال میں جا کر ہر شخص سے خدا تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرے کسی کی مجال نہیں کہ مشہور شدہ واقعات کو چھپا سکے۔

(فرمایا یہ حضرت مسیح موعود کا نوٹ ہے)

فقیر مرزا اپنے آپ کو ولی اللہ کہا کرتا تھا خدا نے اس کے ساتھ ایک سال کے اندر کیا ذلت کا سلوک کیا۔ (جب اس نے مباہلہ کر لیا)

اب حکیم کرم داد صاحب کا خط میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی موعود حضرت مرزا غلام احمد.....

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ نے حضور کی سچائی کے دو بڑے نشان ہمارے گاؤں میں ظاہر فرمائے۔

فقیر مرزا جو تھا یہ دوالمیال میں احمدیت کے پھیلاؤ کی وجہ سے سخت Jealous ہو گیا اور چونکہ دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے اس نے دعویٰ کیا کہ مجھے الہام میں بتایا گیا ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ کذاب ہے اور اس کا سلسلہ اگلے سال کی 27 رمضان (یعنی ایک سال کے اندر) بالکل کٹ جائے گا اور وہ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے خاندان کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔

اس نے دس آدمیوں کے اس تحریر پر دستخط بھی کروائے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو دس آدمی میرے شہر کے گواہ رہیں کہ مجھے خواہ سنگسار کر دیا جائے۔ (پتھر مار مار کے) یا جس طرح چاہیں مجھے ذلیل و رسوا کر کے مار دیں۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق لکھا۔

کہ لازماً وہ طاعون کے عذاب سے مرے گا۔

یہ اس کی پیشگوئی سارے گاؤں میں مشہور ہو گئی۔ سب لکھنے والوں کے دستخط موجود ہیں۔

اس واقعہ سے پہلے حضرت مسیح موعود نے اس کو شائع کروا دیا۔ تاکہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ اس شخص نے کیا دعویٰ کیا ہے جس رمضان میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود پر عذاب آئے گا۔ اس رمضان میں کیا واقع ہوا۔

اسی رمضان کی 7 تاریخ کو یعنی 20 دن پہلے (27 کو اس نے حضرت مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی کی تھی دستخط کے ساتھ اقرار نامہ موجود ہے) 7 تاریخ کو طاعون کے عذاب سے خود ہلاک ہو گیا۔ اس کو طاعون پڑا اور طاعون سے مارا گیا اس سے پہلے اس کی موجودگی میں بیوی بھی مر گئی۔ اور اس کے گھر کا سارا سلسلہ تباہ ہو گیا لہٰذا ہمارے اہل دیہہ کو اس واقعہ سے عبرت چاہئے اور حضرت اقدس کی صداقت پر ایمان لاویں۔

فرمایا یہ خط ہے جو حکیم کرم داد صاحب نے حضرت مسیح موعود کو لکھا۔

اس طرح خدا کی طرف سے نشان ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ حکیم صاحب ایک اور نشان کا ذکر کرتے ہیں۔ فرمایا۔

وہاں ایک صاحب صوبیدار غلام محمد صاحب ہوا کرتے تھے ان کے لڑکے عطا محمد کو ایک پاگل کتے نے کاٹ لیا اور وہ اسی کے زہر سے مر گیا۔

وہ احمدی لکھتے ہیں کہ اسی دیوانے کتے نے خاکسار کے لڑکے عبدالمجید کو بھی کاٹ لیا ایسا اتفاق ہوا کہ یہاں کے باشندے ایک سید صاحب کو لے آئے۔ کہ یہ کڑا ڈال کر طاعون کو روکے گا۔ خاکسار اس کڑے میں شامل نہ ہوا۔ دوسرے روز خاکسار کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ ذرا سی آواز اور آہٹ سے اس کو تشنج پڑتا تھا۔

حضور نے فرمایا:۔

کتے کا کاٹا ہوا جب بیمار ہو اس کا گلا پکڑا جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں کے مسلز میں بڑا سخت Spasm ہوتا ہے بہت تکلیف ہوتی ہے یہ علامت ہوتی ہے کہ کتے کے کاٹے کا اثر ہو گیا ہے۔ ہم جو دیوانے مریضوں کو دوائی دیتے ہیں۔ اس میں ہلکے کتے کا زہر بھی میں ڈالتا ہوں۔ (ہومیو پیتھک) اور اس سے بہت لوگوں کو شفا ہوتی ہے۔ Spasm دور کرنے کی سب سے اچھی دوا ہے تو جس کتے کے کاٹے کا زہر چڑھ جائے۔ ایلو پیتھک میں اس کا کوئی علاج نہیں۔ اور ڈاکٹر کہتے ہیں سوال ہی نہیں کہ وہ شفا پائے وہ لازماً مر جاتا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں ایک دن فقیر نے کڑا کیا (طاعون سے بچانے کے لئے) دوسرے دن میرے بیٹے کو کتے نے کاٹ لیا اور مشہور ہو گیا کہ مجھے سزا مل گئی یعنی پیر صاحب کی بے عزتی میں نے کی اور اس کی سزا مل گئی ہے اس پر میں نے درد دل سے دعا کی اور دعا یہ کی کہ اے اللہ یہ گاؤں والے تو حضرت مسیح موعود کے خلاف اس کو دلیل بنا لیں گے تو اپنے فضل سے اس بیٹے کو خود ہی ٹھیک کر دے۔ وہ کہتے ہیں۔ چند دن کے اندر اندر وہ مرتے مرتے زندہ ہو گیا۔ اور پھر لمبی عمر پائی اور پھر کبھی ہلکائے کتے کے کاٹے کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

فرمایا۔ تو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں احمدیت اس طرح نشانوں سے پھیلتی تھی اس کا مطلب ہے نیکی اور نشان (دعوت الی اللہ کے لئے) بہت ضروری ہیں اس کے بغیر سچے معنوں میں احمدیت کا پھیلاؤ کہ سخت مخالفت ہو اور پھر بھی پھیل رہی ہو یہ بہت مشکل کام ہے۔

دعا کے نشانات

دعا کے متعلق میں آپ کو بتاؤں کہ اکثر تو ہم سنتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی دعائیں اپنے (رفقاء) کے حق میں اور دوسروں کے حق میں قبول ہوئیں۔ اور نشانات ہوئے۔

مفتی محمد صادق صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی دعا حضرت مسیح موعود کے حق میں قبول ہو گئی۔

یہ بڑا دلچسپ ہے۔ کہتے ہیں الٹے بانس بریلی کو جہاں سے دعائیں آیا کرتی تھیں وہاں کے لئے دعا بھیجی گئی جو قبول ہو گئی۔

ایک دفعہ میں قادیان آیا اور بہت شوق تھا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہونے کا۔ اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا۔ حضرت مسیح موعود نے اندر سے باہر پیغام بھیجا کہ میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے اتنا کہ گویا پھٹ رہا ہے اور میرے لئے باہر آ کے ملنا بھی ناممکن ہے۔ آپ جائیں اور (بیت) میں جا کے جس طرح دعا وغیرہ کرتے ہیں (یعنی شامل ہوں جمعہ وغیرہ میں)

کہتے ہیں میرے دل پہ اتنا اثر پڑا کہ میں نے جا کے رو رو کے حضرت مسیح موعود کے حق میں دعائیں کیں۔

اے اللہ یہ سب دنیا کو فیض پہنچاتا ہے اب میری دعا قبول کر۔ کہتے ہیں میں دعا کر رہا تھا تو حضرت مسیح موعود تشریف لے آئے جمعہ کے لئے۔ کہا مفتی صاحب یہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ سر درد تھی اور یوں غائب ہو گئی جیسے پتہ بھی نہیں چلا کہ گئی کہاں۔

تو آپ بچوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت نشانوں سے زندہ ہے اللہ ساتھ ہے تو اپنا ساتھ دکھاتا ہے۔

جس طرح ذکر ہوا ہے کہ فتح محمد وڈا ہوا کرتے تھے اسی طرح ایک فتح محمد نکہ بھی ہوا کرتے تھے۔

حضرت فتح محمد صاحب وڈا

ان کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے کیونکہ یہ بھی ایک خواب کے ذریعے احمدی ہوئے 1907ء میں حضرت مسیح موعود کے وصال سے قریباً ایک سال پہلے۔ ان کو پرواہ ہی کوئی نہیں تھی احمدیت کی۔ ایک دفعہ اپنے کام سے کسی جگہ گئے واپسی پہ امرتسر سٹیشن پر ان کو خدا تعالیٰ نے رؤیا دکھائی کہ قادیان گئے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود کا رستہ دکھایا ہے اور (بیت) میں جاتے ہیں بیت کی شکل کیا ہے حضرت مسیح موعود کے آنے کا منظر وہ ساری باتیں یہ ساری رؤیا میں دیکھیں۔

وہ لکھتے ہیں کہ اس خواب کا میرے دل پر اتنا اثر پڑا (حالانکہ پہلے احمدیت کا خیال تک نہیں تھا) میں نے کہا کہ چلو دیکھتے ہیں چل کے قادیان میں۔ چنانچہ قادیان چلے گئے۔ بالکل اس طرح ہوا جیسے خواب دیکھی تھی۔

حضرت خلیفہ اول نے آپ کو بیت کا رستہ دکھایا ساتھ لے کے گئے اوپر حضرت مسیح موعود اندر سے تشریف لائے جو کچھ خواب میں دیکھا وہی انداز۔ جو (بیت) خواب میں دیکھی بالکل اسی طرح، اس کے دروازے اسی طرح، شکل اسی طرح۔ کہتے ہیں اس کے بعد کسی وہم کا سوال ہی نہیں تھا اسی وقت بیعت کر لی۔ لیکن زبانی بیعت۔

دل چاہتا تھا میں ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیعت کروں۔ دوسرے دن عید تھی اور میں قریب ہو

باقی صفحہ 7 پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 24- فرمودہ 17- جنوری 1999ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے برہان ہیں

اللہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے انعامات کا لامتناہی سلسلہ ہے

(درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 17- جنوری 1999ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28- رمضان المبارک کو عالمی درس قرآن میں بیت الفضل میں اس رمضان کا آخری درس دیا اور سورہ نساء کی تفسیر مکمل فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس ایم ٹی اے سے لائیو ٹیلی کاسٹ ہوتا رہا۔ اور ساتھ کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوتا رہا۔ درس کے آخر میں حضور نے اختتامی دعا بھی کرائی۔

آیت نمبر 173

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت لن یستنکف المسیح...... کے مطالب بیان کرتے ہوئے فرمایا مسیحؑ تو ہرگز ناپسند نہیں کرتا یا ہرگز اس بات کو ناپسند نہیں کرے گا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو۔ اور نہ ہی مقرب فرشتے برا منائیں گے۔ اور جو اس کی عبادت کو ناپسند کرے اور تکبر سے کام لے تو وہ سب کو ضرور اپنی طرف اکٹھا کرکے لے آئے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امام راغب نے اس میں یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ اللہ سب کو اپنی طرف کھینچ کر لے جانے والا ہے۔ نہ مسیح اس امر کو برا مناتا ہے۔ اور نہ کوئی فرشتہ۔ حضور نے فرمایا پہلے بھی یہ مضمون کھولا جاچکا ہے اس لئے تفصیلی بات کی ضرورت نہیں۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ استنکاف کے لفظی معنے ہیں ناک چڑھانا۔ ناک کا ذکر کرکے اس کا انسان ہونا خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر 174

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت میں درج ہے کہ جو ایمان لائے اور نیک اور مناسب حال عمل کئے اللہ ان کو بھرپور اجر دے گا۔ جنہوں نے عبادت کو ناپسند کیا اللہ ان کو دردناک عذاب دے گا اور وہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہیں پائیں گے۔ جو لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کو اجر بھی بھرپور عطا کرتا ہے۔ دو ہی راستے ہیں یا تو خدا کی رضاجوئی چاہو اور اجر چاہو۔ اور جو برا منائیں گے ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ کون ہے جو اللہ کو اس سے روک سکے کہ وہ کسی ذی روح کو عذاب دے۔

سب نبیوں کی طرف فضل کا مطلب ہے کہ اللہ ان کو نبوت کی برکات عطا کرے گا۔ اور نبیوں پر مزید فضل یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں پیدا ہوں گے۔ اگر اللہ چاہے اور فیصلہ کرے کہ عذاب دے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔

آیت نمبر 175

حضور نے فرمایا چاند کا نور بہت ہی تسکین بخش روشنی دیتا ہے۔ مسیح موعود کو بھی روحانی دنیا کا قمر قرار دیا گیا ہے۔ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیاوی قمر کو گواہ بنا دیا یہ قمر گواہی دے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور (جو روحانی دنیا کے سورج تھے) سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ رسول اللہ کو جو مجسم نور تھے تم پر اتارا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا رسول کی احتیاج ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی قرآن کریم سے حجت نہیں نکال سکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امام رازی کہتے ہیں کہ اس آیت میں برہان سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اللہ نے آپ کو اس لئے برہان کہا ہے آپ احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے برہان ہیں۔ اگرچہ قرآن کو بھی برہان کہا گیا ہے لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول طور پر برہان کہلانے کے مستحق ہیں۔ امام رازی کہتے ہیں نور مبین سے مراد قرآن ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن کے بارے میں جو بات ہے اسے محمد رسول اللہ پر منطبق کیا جا سکتا ہے۔ ایک ہی بات ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ لطیف نکتہ بیان کیا ہے کہ قرآن نور مبین بنا کر اتارا گیا۔ یہ ہر اندھیرے سے نکالنے والا ہے۔

آیت نمبر 176

اس آیت کریمہ کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پس وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ان کو اللہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی جانب سیدھی ہدایت دے گا۔ جو لوگ اللہ کو ہر بدی سے اور غیر اللہ سے بچنے کے لئے پکڑ لیتے ہیں ان کے لئے انعامات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے اپنی طرف یہ راہ عطا کرے گا جو سیدھی راہ ہے۔ حضور نے فرمایا خدا چونکہ لامتناہی ہے اس لئے خدا کی طرف بڑھنے کا رستہ بھی لامتناہی ہے۔ سارے لوگ اول سے آخر تک خدا کی طرف بڑھتے جائیں گے۔ اس دنیا میں بھی ان کو بڑھایا جائے گا اور اس دنیا میں بھی۔ اور کوئی مقام ایسا نہیں آئے گا جہاں وہ ٹھہر جائیں۔ یہ لوگ اللہ کی حفاظت میں آکر غیر اللہ سے پناہ چاہتے ہیں۔

آیت نمبر 177

سورہ نساء کی آخری آیت نمبر 177 کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تمہیں کلالہ کے متعلق فتویٰ دیتا ہے یا دے گا۔ یہ بات اس سورۃ کے آخر پر بیان ہوئی ہے حالانکہ پہلے کلالہ کے متعلق فتویٰ دیا جا چکا ہے۔ علماء کی بحث یہ ہے کہ پہلے جو کلالہ تھا وہ اور ہے اور یہاں اور ہے۔ ایک ماں کے رشتے کے لحاظ سے اور ایک باپ کے رشتے کے لحاظ سے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مصلح موعود نے یہ بات تفصیل سے بیان کر دی ہے۔ حضور نے فرمایا شروع میں میں نے بھی یہ بات تفصیل سے بیان کی ہے۔ شروع کے درسوں میں میں نے بتایا کہ کلالہ کیا چیز ہے۔ اس جگہ پر کلالہ کی تشریح اللہ نے خود بیان کی ہے۔ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کی اولاد نہ ہو تو بہن کے لئے جو اس نے چھوڑا ہے' اس میں سے نصف ہوگا۔ اگر بہن بھائی ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہوگا۔ اللہ کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بارے میں فقہی بحثیں پہلے تفصیل سے بیان کی جاچکی ہیں ان کو دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک نکتہ ہے جو قابل ذکر ہے۔ بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں باتیں بیان ہو رہی ہیں حضرت عیسیٰ کے ساتھ اس مضمون کا کیا تعلق ہے۔ اس کلالے کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تعلق ہے جب تک یہ نہ سمجھا جائے کہ مسیح ہی کلالہ ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا ہے کہ کلالہ سے مسیح مراد ہے۔ جس کا نہ باپ ہے نہ بیٹا۔ باپ کوئی نہیں اس لئے باپ کا ورثہ نہیں پائے گا۔ بیٹا کوئی نہیں جسے ورثہ دے سکے۔ اس کا مطلب ہے کہ مسیح کی امت اب اختتام کو پہنچ گئی۔ مسیح کا دور ختم ہوگیا۔ اب بیٹھے ڈھونڈتے رہو اپنی نجات کو۔ اس طرح سے اس میں توحید کا مضمون بیان ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بخاری میں لفظ کلالہ میں لکھا ہے کہ ابو اسحٰق سے مروی ہے کہ کلالہ وہ ہے جس کا وارث نہ باپ ہو نہ بیٹا۔ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔ اس آیت کو بعض علماء نے نزول کے اعتبار سے قرآن کریم کی آخری آیت قرار دیا ہے۔ لیکن ایک دوسری روایت زیادہ ترجیح دینے کے لائق ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم آخری آیت ہے۔ قرآن کریم کی شان و شوکت اور اس کی تعلیمات کا اختتام تک پہنچنا اس میں بیان ہوا ہے۔ کثرت سے اور روایات میں بھی بیان ہوا ہے کہ الیوم اکملت....... ہی آخری آیت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا ہے کہ بحث ان لوگوں کی ہو رہی ہے جو مر جائیں ورنہ کسی کو ورثہ دینے کی بات نہیں بنتی۔ اب مسیح کلالہ ہے تو فوت ہو چکا ہے۔ اب ورثہ کس کو دینا ہے گویا کہ مسیح کے ساتھ مسیحیت کا خاتمہ ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ اب اس کے بھائی بنو اسماعیل وارث ہیں۔ ایک بھائی کا سلسلہ مسیح پر آ کے ختم ہو گیا۔ اور دوسرا قریب ترین بھائی بنی اسماعیل کا ہی حصہ بنتا ہے۔ اس طرح سے اس سورۃ کے اختتام پر مسیحیت اختتام کو پہنچ گئی۔ اور وہ سلسلہ شروع ہو گیا جس کا کوئی اختتام نہیں۔ جب تک دنیا باقی ہے۔ یہی سلسلہ چلے گا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضور نے دعائیہ تحریکات کا اعلان کیا جن کا تذکرہ الگ کیا جائے گا۔

امامت کا حقدار

حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"لوگوں کی وہ امامت کروائے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن مجید کو جانتا ہو۔ اگر اس میں سب برابر ہوں تو جو سنت کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔"

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب من احق بالامامہ)

اس حدیث مبارکہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت کا حقدار اسے ٹھہرایا ہے جو قوم میں سب سے زیادہ قرآن کریم کا عالم ہو۔

کمسن امام

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارا قبیلہ چشمہ کے پاس آباد تھا۔ جس کی وجہ سے تمام قافلے ہمارے قبیلے سے ہو کر گزرتے تھے۔ ہم ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کرتے وہ ہمیں آپ کی بعثت اور تازہ نازل ہونے والی وحی کے بارے میں بتاتے۔ میں ان سے سن کر وحی کو اچھی طرح یاد کر لیتا۔ جب مکہ فتح ہوا تو ہمارا قبیلہ بھی اسلام لے آیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ قبیلے والوں نے امام چننے کے لئے جب جائزہ لیا تو مجھے سب سے زیادہ قرآن کریم جاننے والا پایا اور میں سب سے چھوٹا تھا۔ میری عمر اس وقت چھ یا سات سال تھی۔ چنانچہ مجھے امام بنا دیا۔ میرے پاس صرف ایک چادر تھی جو اوڑھتا تھا۔ جب سجدہ کرتا تو ستر کھل جاتا۔ اس پر قبیلے والوں نے مجھے نئی قمیص سلوا دی۔ اس دن میں اتنا خوش ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔"

(بخاری کتاب المغازی)

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب

تحریک جدید - اسکے شیریں ثمرات وبرکات

ابتداءِ آفرینش سے الٰہی جماعتوں کی یہ سنت چلی آ رہی ہے کہ ان کے منصۂ شہود پر آتے ہی ان کی مخالفت کی تند و تیز ہوائیں بڑی شدت سے چلنی شروع ہو جاتی ہیں اور بسااوقات حق و باطل کی یہ معرکہ آرائی ایک طوفانی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

جماعت احمدیہ بھی چونکہ ایک الٰہی جماعت ہے اس لئے اس کا بھی شروع ہی سے یہی حال چلا آ رہا ہے اس کی مخالفت کے بھی کئی دور گزر چکے ہیں لیکن اس سلسلہ میں مخالفت کا جو دور 1934ء میں شروع ہوا وہ بلامبالغہ ایک طوفانی دور تھا جو ایک غیر معمولی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں جماعت کو جو ترقی نصیب ہوئی ہے وہ ہماری جماعت کی تاریخ میں بلاشک ایک نمایاں اور عظیم الشان سنگ میل ہے۔

ان انتہائی اشتعال انگیز اور صبر آزما دنوں میں ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت میں خطبہ دیا اور کہا کہ یہ لوگ ہمیں مٹانا چاہتے ہیں لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایسا ہرگز کبھی بھی نہیں ہو گا لیکن آؤ ہم ان فتنہ زا حالات میں خدا تعالیٰ کے حضور ایک نئی قربانی پیش کر کے اس کے ایک نئے فضل کو حاصل کریں چنانچہ حضور نے ایک نئی سکیم تحریک جدید کے نام سے جماعت کے سامنے رکھی اور جماعت سے صرف 27 ہزار روپے کا مطالبہ کیا اور فرمایا کہ ہم اس رقم سے دنیا کے دوسرے ایسے ممالک میں اپنے داعیان بھیجیں گے جہاں تک ان لوگوں کے ہاتھ بھی نہ پہنچ سکیں گے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے دین حق کی اشاعت کا وہ جوش اور جذبہ بخشا ہے کہ جماعت نے 27 ہزار کی بجائے 37 ہزار نقد اور مزید 90 ہزار کے وعدے اپنے امام عالی مقام کے قدموں میں نچھاور کر دیئے۔ یہ نقد رقم اور وعدے دونوں ملا کر سوا لاکھ روپیہ بنتا ہے۔

نتائج

آج اس تحریک جدید کو شروع ہوئے 64 سال کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن جب ہم ان دونوں جماعتوں کی قربانی کا مقابلہ نتائج کے لحاظ سے کرتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق کھل کر ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے (سورہ انفال آیت نمبر 37) کہ جہاں تک اپنے مقصد کے لئے پیسے خرچ کرنے کا سوال ہے تو اہل حق اور مخالفین حق دونوں ہی پیسے خرچ کرتے ہیں لیکن جہاں تک کامیابی کا سوال ہے تو صرف اہل حق ہی کامیاب و کامران ہوتے ہیں کیونکہ ان کی قربانی پھلتی پھولتی اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے اور مخالفین حق کی قربانی رائیگاں جاتی ہے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی اور اس نتیجہ کے لحاظ سے صرف اہل حق ہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں متقی ٹھہرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی قرآن شریف میں فرماتا ہے (سورہ مائدہ آیت نمبر 28) کہ اللہ تعالیٰ صرف متقی ہی کی قربانی کو قبول کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے (دین حق) کو انسانیت کی ایسی جلیل القدر خدمات سے نوازا ہے کہ جس پر ہر احمدی بجا طور پر ساری دنیا میں فخر کے ساتھ اپنا سر بلند کر سکتا ہے جس کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) جماعت احمدیہ کی آج سے 64 سال پہلے پیش کردہ سوا لاکھ کی قربانی آج ایک مستقل سالانہ بجٹ کی شکل اختیار کرتے ہوئے اندرون اور بیرون پاکستان کروڑوں تک جا پہنچی ہے اور ہر سال یہ مد پورے تواتر کے ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

(2) جب تحریک جدید شروع ہوئی تھی تو ہندوستان سے باہر ہمارے مشنوں کی تعداد بمشکل 10-11 تھی لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعتیں دنیا کے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں 160 ممالک میں قائم ہو چکی ہیں۔

(3) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ 52 غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ دنیا کے سامنے پیش کر چکی ہے 18 مزید زبانوں میں ترجمہ قرآن زیر تکمیل ہے جبکہ دنیا کی 100 زبانوں میں ترجمہ کرنے کا ہمارا Target ہے اس خدمت قرآن اور خدمت دین حق میں جماعت احمدیہ کا قطعاً کوئی مدمقابل ساری دنیا میں ہرگز نہیں ہے۔

(4) اس وقت پاکستان سے باہر افریقہ میں بلامبالغہ جماعت کے سینکڑوں پرائمری سکول اور بیسیوں سیکنڈری سکول مغربی و مشرقی افریقہ میں ہیں۔

(5) افریقہ میں ہمارے 20 سے زائد ہسپتال ہیں جو مرجع خلائق ہیں۔

(6) تحریک جدید کے آغاز سے قبل ہمارا کسی بھی ملک میں کوئی اپنا پرنٹنگ پریس نہ تھا جبکہ اب دنیا کے متعدد ممالک میں ہمارے کئی پرنٹنگ پریس ہیں جہاں سے ڈیڑھ درجن سے زائد جماعتی رسائل و اخبارات باقاعدگی سے شائع ہو رہے ہیں جن میں دین حق کے خلاف ہر اعتراض کا مدلل، مکمل اور موثر جواب دیا جاتا ہے۔

(7) اب یہ بھی تحریک جدید ہی کی ایک برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اپنا ایک ایسا ٹیلی ویژن دے دیا ہے جس کی نشریات کئی زبانوں میں روزانہ ہوتی ہیں گویا کہ بلامبالغہ رب العرش نے آسمان سے ہماری داد رسی کی۔ فالحمدللہ۔ ربوہ میں ہمارے جلسہ سالانہ پر آخری سال قریباً پونے تین لاکھ لوگ آئے اور خطبہ میں صرف ربوہ اور اردگرد کی بعض جماعتوں کے چند ہزار آدمی آیا کرتے تھے لیکن اس ٹیلی ویژن کی برکت سے آج ہمارے جلسہ سالانہ U.K کے سامعین کی تعداد ساری دنیا میں لاکھوں سے زیادہ ہے اور ہمارے امام کا خطبہ جمعہ کو ساری دنیا میں سنا جا سکتا ہے جسے پھر تین دفعہ ہفتہ میں دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ اسی ٹیلی ویژن پر ہمارے امام ہر ہفتہ میں دو دن درس قرآن کلاس منعقد کرتے ہیں جس سے ہر شخص مستفیض ہو سکتا ہے۔

(8) تحریک جدید کے آغاز سے قبل جماعت احمدیہ کے مربیان کی تعداد بمشکل ... درجن ہو گی لیکن تحریک جدید کے طفیل ان مربیان اور معلمین کی تعداد دنیا بھر میں اب 700 کے قریب ہو چکی ہے۔

(9) تحریک جدید کے آغاز سے قبل ہر سال جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی تعداد بمشکل چند سو ہوتی ہو گی لیکن یہ تحریک جدید کی برکت ہے کہ یہ تعداد سینکڑوں سے نکل کر پہلے ہزاروں تک پہنچی اور پھر ہزاروں سے نکل کر لاکھوں تک جا پہنچی ہے صرف 1993ء سے لے کر 1998ء تک جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے۔

(10) تحریک جدید کے آغاز سے قبل ساری دنیا میں احمدیہ بیوت الذکر کی تعداد بمشکل شاید ایک ہزار ہو گی اور کینیڈا، امریکہ اور جنوبی امریکہ میں ہماری ایک بھی بیت الذکر نہ تھی یورپ میں صرف لندن میں ہماری ایک بیت الذکر تھی جبکہ اب انگلستان میں متعدد بیوت الذکر کے علاوہ یورپ کے تقریباً ہر ملک میں ہماری بیوت الذکر قائم ہو چکی ہیں۔ اور کینیڈا اور امریکہ میں تو متعدد بڑی بڑی اور نہایت ہی عظیم الشان اور خوبصورت بیوت الذکر تعمیر ہو کر آباد بھی ہو چکی ہیں اور جہاں تک افریقہ کا تعلق ہے تو یہاں کے متعدد ممالک میں صرف ہماری نئی بیوت الذکر کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے اور متعدد شہر اور دیہات ایسے ہیں جہاں بے شمار بنی بنائی بیوت الذکر بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح سے عطا کی ہیں کہ ان کے ائمہ مع اپنے متبعین کے جماعت احمدیہ میں بڑے ذوق شوق کے ساتھ داخل ہو کر دولت عرفان و ایمان سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے قرآن کریم کی رو سے اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کی قربانی قبول کرتا ہے اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کی مندرجہ بالا بے نظیر کامیابیاں نہ صرف یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کو شرف قبولیت سے نوازا ہے بلکہ یہ بھی پوری طرح واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جماعت احمدیہ ایک متقیوں کی جماعت ہے ورنہ اس کی قربانی کے اس قدر روشن اور مقبول نتائج کبھی نہ نکلتے۔

بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

تحریک جدید کے مندرجہ بالا شیریں ثمرات اور برکات اس بات کی متقاضی ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے بلکہ دل و جان سے پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر اس الٰہی تحریک میں پورے جوش و جذبہ کے ساتھ حصہ لے اور اپنے گھر کے کسی فرد کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے محروم رہتا دیکھنا ہرگز گوارا نہ کرے۔

یاد رکھیں کہ اس تحریک میں حصہ لینا ایک عظیم الشان شرف اور سعادت ہے اور خدمت دین کا ثواب کمانے کا بے نظیر موقعہ ہے اور اس سے محروم رہنا بڑی ہی بدقسمتی ہے کیونکہ اس کام نے تو بہرحال ہونا ہی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا ہے۔

مفت ایں اجر نصرت را دهندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہرحالت شود پیدا

پس ہر مخلص احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس تحریک کے لئے اپنا چندہ لکھانے میں ہرگز کسی بخل سے کام نہ لے بلکہ فاستبقوا الخیرات کی روح پر عمل کرتے ہوئے دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق دے۔

متمول لوگ اور خدمت دین

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

دولت مند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے مما رزقنھم ینفقون (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس مما رزقنھم ینفقون۔ (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 367)

حقیقی نیکی

دنیا میں انسان مال سے محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا (-) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے۔ جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 367)

عالمی منظر

مسئلہ افغانستان

خالد محمود ٹیپو صاحب

تعارف

افغانستان وسطی ایشیاء کی سنگلاخ پہاڑوں کی سرزمین ہے۔ اس کے شمال میں وسطی ایشیائی ریاستیں یعنی تاجکستان۔ ازبکستان اور ترکمانستان ہیں۔ مشرق میں پاکستان جبکہ جنوب مغرب میں ایران واقع ہے۔ افغانستان کے چاروں طرف خشکی ہے اور اس کی کوئی بھی سرحد سمندر سے نہیں لگتی۔ اس کے انتیس 29 صوبے ہیں اور یہاں پر تقریباً اٹھارہ ملین لوگ آباد ہیں۔ اس کی آبادی پٹھان۔ تاجک۔ ازبک اور ہزارہ لوگوں پر مشتمل ہے۔ عقیدہ کے لحاظ سے پٹھان سنی ہیں جبکہ ہزارہ شیعہ ہیں اور تاجک اور ازبک لبرل خیالات کے لوگ ہیں۔ فارسی اور پشتو افغانستان کی سرکاری زبانیں ہیں۔

مسئلہ افغانستان کی ابتدا

افغانستان اگرچہ کافی عرصہ سے عملاً روس کے زیر اثر چلا آرہا تھا اور کوئی بھی حکومت روس کی حمایت کے بغیر افغانستان میں قائم نہیں رہ سکتی تھی لیکن افغانستان کا مسئلہ دنیا میں اس وقت کھل کر سامنے آیا جب دسمبر 79ء میں روس نے اپنی فوج کو افغانستان میں داخل ہونے کا حکم دے دیا۔ اس وقت ملک میں "ببرک کارمل" کی حکومت تھی۔ روسی فوجوں نے کمیونزم کے خلاف نظریات کی حامل پارٹیوں اور گروہوں کے خلاف کارروائی شروع کردی۔ کچھ دیر کے بعد روس نے ببرک کارمل کی جگہ پر میجر جنرل نجیب اللہ کو عنان حکومت سونپ دی جو کہ روسی فوجوں کی واپسی تک ملک کا سربراہ رہا۔

روسی حملہ کی وجوہات

افغانستان پر روس کے حملہ کی بہت سی وجوہات تھیں جن میں سے چند ایک بہت زیادہ اہم ہیں۔ روسی حملہ کا مقصد نہ صرف کمیونزم کا پھیلاؤ تھا بلکہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روس بحرہند کے گرم پانیوں تک رسائی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگر آپ گلوب پر ایک نظر دوڑائیں تو سابقہ USSR کے بالکل جنوب میں افغانستان اور اس کے بعد بلوچستان کا کچھ علاقہ ہے۔ افغانستان پر قبضہ کرکے روس بلوچستان کے کچھ علاقہ کو بھی ہڑپ کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے بحرہند تک رسائی حاصل ہو جائے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ روس اپنی تجارت کو فروغ دے سکتا تھا بلکہ اس علاقہ پر قبضہ کرلینے کے بعد روس تمام پٹرولیم کی مصنوعات کی آمدورفت کے لئے بھی خطرہ بن سکتا تھا کیونکہ خلیج فارس ہی وہ علاقہ ہے جہاں سے تمام دنیا کو تیل کی ترسیل کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان پر حملہ اور اس علاقہ پر قبضہ کا مقصد امریکی عزائم کی بیخ کنی بھی تھا کیونکہ روس نہیں چاہتا تھا کہ امریکہ اکیلا ہی اس علاقہ کے پولیس مین کے طور پر ابھرے۔ اس طرح افغانستان پر حملہ روس کی ایک سیاسی ضرورت بھی تھی۔ پاکستان اور امریکہ کے باہمی تعلقات سے بھی روس ہمیشہ خدشات کا شکار رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت کے روسی لیڈر "گرومیکو" کے بقول

"Our main Objective is to Check American Imperialism"

افغانستان پر حملہ سے ہمارا اصل مقصد امریکی استعمار کے بڑھتے ہوئے اثر کو روکنا تھا۔

موجودہ صورتحال

فروری 1989ء میں روسی فوجیں افغانستان سے واپس چلی گئیں۔ نجیب اللہ نے اپریل 1992ء میں حکومت مجاہدین کے ایک اتحاد کے حوالے کر دی۔ جنہوں نے "برہان الدین ربانی" کو ملک کا صدر منتخب کرلیا۔ صدارت کی مدت ختم ہونے کے بعد برہان الدین ربانی نے عہدہ سے علیحدہ ہونے سے انکار کردیا جس سے ملک میں مختلف گروپوں کے درمیان خانہ جنگی شروع ہو گئی جو کہ ابھی تک جاری ہے۔ تب سے باہم دست وگریبان گروپوں میں حکمت یار اور یونس خالص کی "حزب اسلامی" صبغۃ المجددی کی نیشنل لبریشن فرنٹ اور اسی طرح دوسری پارٹیاں جن میں حزب وحدت حرکت انقلاب۔ محافظ ملی اسلامی وغیرہ شامل ہیں۔

طالبان اور افغانی سیاست

ستمبر 1996ء میں افغانستان کی خانہ جنگی میں ایک نئے گروہ کا اضافہ ہوا جس نے دیکھتے ہی دیکھتے افغانستان کے ایک بڑے حصہ کو قبضہ میں لے لیا اور پہلے سے موجود تمام طاقتوں کا اثر نہ ہونے کے برابر رہ گیا۔ طالبان اس وقت افغانستان کے اسی فیصد 80% سے زیادہ علاقے پر قابض ہیں۔ طالبان کے بارے میں یہ تاثر عام ہے کہ یہ لوگ افغانستان اور پاکستان میں موجود مذہبی مدرسوں کے تربیت یافتہ ہیں لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی عسکری تربیت افغانستان میں موجود مدرسوں میں کی گئی ہے۔ طالبان کے بقول ان کا واحد مقصد ملک میں امن عامہ کی بحالی ہے اور وہ بغیر کسی سیاسی وابستگی کے ملک کا نظم ونسق چلانا چاہتے ہیں۔ اگرچہ طالبان کسی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہیں لیکن عورتوں کے متعلق ان کی تنگ نظری اور بعض دوسرے نظریات کی وجہ سے بیرونی دنیا میں ان کی شہرت کو کافی نقصان پہنچا ہے۔

مسئلہ افغانستان اور امریکہ

افغانستان کے روس پر حملہ کے معاً بعد امریکہ نے فوری طور پر روس مخالف گروہوں کو ہر قسم کی فنی۔ مالی اور عسکری امداد بہم پہنچائی اس سلسلہ میں پاکستان کو بھی مہاجرین کی ضروریات اور جنگ میں استعمال کے لئے کافی امداد دی گئی۔ روسی فوجوں کی واپسی کے بعد افغانستان اور پاکستان کی امریکہ کی نظروں میں وہ اہمیت نہ رہی جو کہ پہلے تھی کیونکہ اب اس کا مقصد حاصل ہو چکا تھا۔ لیکن گزشتہ چند سالوں سے امریکہ نے پھر افغانستان میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ سمجھتا ہے کہ افغانستان بین الاقوامی دہشت گردوں کی پناہ گاہ بنتا جارہا ہے اسی طرح منشیات کی تیاری اور ترسیل بھی ایک دفعہ پھر اہم موضوع بن گئی ہے۔ اس وقت افغانستان میں 55000 ایکڑ سے زائد رقبہ پر افیون کی کاشت کی جارہی ہے۔ چنانچہ امریکہ اس کی بیخ کنی کے لئے بھی دوبارہ افغانستان کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ اسی طرح امریکہ۔ انڈیا' ایران اور روس کے بڑھتے ہوئے تعاون سے بھی خوفزدہ ہے۔ کیونکہ اس باہمی تعاون کی وجہ سے اس خطہ میں امریکی مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہے چنانچہ امریکہ نے دوبارہ اس خطہ میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔

افغانستان اور انڈیا

انڈیا کی افغانستان کے امور میں دلچسپی بھی ایک بہت اہم موضوع ہے۔ پاکستان کے قیام کے فوراً بعد انڈیا کی اشیرباد سے اس وقت کی افغان حکومت نے "پختونستان" کا شوشہ چھوڑا تھا اور صوبہ سرحد پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا تھا۔ افغانستان وہ واحد ملک ہے جس نے پاکستان کی اقوام متحدہ میں شمولیت کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ چنانچہ پاکستان مخالف کوئی بھی افغانی حکومت انڈیا کی پسندیدہ حکومت ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ انڈیا اس وقت شمالی اتحاد کی بھرپور مدد کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اقتصادی وجوہات بھی ہیں۔ افغان اور انڈین سمگلر اس وقت اس علاقہ میں اور خاص طور پر پاکستان کی باڑہ مارکیٹوں میں منافع بخش کاروبار کر رہے ہیں۔ اسی طرح لبرل افغانی انڈین فلموں کے بڑے مداح ہیں اور افغانستان انڈین فلموں کی ایک بڑی مارکیٹ رہا ہے۔

طالبان اور بھارت کے خدشات

اگرچہ انڈیا کی خواہش تو یہ رہی ہے کہ اسے کشمیر اور واخان کے ذریعے بلاواسطہ روسی ریاستوں تک رسائی ہو جائے اور اسی طرح وہ پاکستان اور چین کے درمیان واحد زمینی راستہ یعنی شاہراہ ریشم پر بھی قبضہ کے خواب دیکھتا رہا ہے لیکن موجودہ صورت حال میں انڈیا کو اس بات کا خدشہ ہے کہ طالبان کے نمائندہ اسی علاقہ سے کشمیری مجاہدین کی مدد کے لئے انڈین کشمیر میں بھی داخل ہو سکتے ہیں جس سے انڈیا کو کافی مشکل صورت حال کا سامنا ہو سکتا ہے۔

پاکستان اور افغانستان

پاکستان کے بھی افغانستان کی داخلی صورت حال سے بہت سے مفادات وابستہ ہیں۔ پاکستان کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ افغانستان کے اس سے دوستانہ تعلقات ہوں کیونکہ پاکستان اپنی دو طویل سرحدوں پر دو دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح پاکستان افغانستان کے ذریعہ سابق روسی ریاستوں تک بذریعہ سڑک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ انکی تمام تر تجارت کراچی کی بندرگاہ کے ذریعے ہو سکے جس سے پاکستان اقتصادی طور پر کافی مضبوط ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وسطی ایشیائی ریاستوں سے پاکستان پٹرولیم اور بعض دوسری مصنوعات زیادہ آسانی سے اور ارزاں نرخوں پر خرید سکتا ہے۔ ویسے بھی پاکستان کے قبائلیوں اور افغان لوگوں کی آپس میں رشتہ داریاں ہیں اور افغانستان میں کسی بھی غیر معمولی واقعہ کا بلاواسطہ پاکستان پر اثر پڑتا ہے۔ اور یہ بات ہر لحاظ سے پاکستان کے لئے اہم ہے کہ افغانستان میں امن عامہ بحال ہو اور خوشحالی کا دور دورہ ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صوبہ سرحد میں عیسائیت

○ پاکستان میں مقیم افغان مہاجرین نے عیسائی مذہب اختیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور صرف صوبہ سرحد میں ایک اندازے کے مطابق 50 ہزار کے قریب افغان باشندوں نے عیسائیت اختیار کرلی ہے۔

ذرائع کے مطابق کمیونسٹ افغانی بائبل پشتو اور فارسی زبانوں میں ترجمہ کرا کر افغان کیمپوں میں مفت تقسیم کروا رہے ہیں۔ امریکی یورپی عیسائی ادارے کیمپوں میں اشیاء اور رقوم فراہم کرتے ہیں اور عیسائیت کو قبول کرنے کا درس بھی دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ کئی عیسائی ادارے پاکستان میں بائبل کارسپانڈنس کی کتب مفت فراہم کرتے ہیں جس سے کئی ایک پاکستانیوں کے بھی ایمان ڈوس رہے ہیں۔

ادھر طالبان حکومت نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا ہے جس میں علماء کرام پر مشتمل ایک وفد تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ وفد تمام امور کی تحقیق کرکے رپورٹ پیش کرے گا۔

(روزنامہ خبریں لاہور 3 اپریل 1998ء)

○○○

مکرم مصباح الدین صاحب محمود صاحب

سائنس کے نئے افق

مصنوعی دماغ

مصنوعی دل بنانے کے بعد ماہرین اب مصنوعی دماغ کی طرف توجہ دے رہے ہیں- اور جاپان کے ایک اعلیٰ تحقیقاتی ادارے میں ایک بلونگڑہ تیار کیا جارہا ہے- جس کا مصنوعی دماغ ہو گا- بلی کا یہ مصنوعی بچہ اپنے دماغ سے سوچ سکے گا- اور زندہ بلونگڑے کی طرح کئی کام کر سکے گا- اس بلونگڑے کے دماغ میں تین کروڑ ستر لاکھ مصنوعی نیوران ہوں گے- نیوران وہ خلیے ہوتے ہیں- جو دماغ تک پیغام پہنچاتے ہیں- اور انسانی دماغ میں اس طرح کے ایک کھرب نیوران ہوتے ہیں- اس لحاظ سے بلونگڑے کا دماغ کافی چھوٹا ہو گا- لیکن پونے چار کروڑ نیو رانز والا یہ دماغ شہد کی مکھی کے دماغ سے پھر بھی بڑا ہو گا- جس میں صرف ایک کروڑ نیو رانز ہوتے ہیں-

کمپیوٹر کی نااہلی

تکنیکی طور پر ترقی یافتہ ممالک میں جہاں بیشتر کام کمپیوٹر کے سپرد ہیں- 2000ء کا ہندسہ ایک خوف بن کر چھایا ہوا ہے- کیونکہ اس صدی میں تیار ہونے والے کمپیوٹر پروگراموں کو 2000ء کے لئے خبردار نہیں کیا گیا تھا- یہ خوف و ہراس عرف عام میں ملینیم بگ سے منسلک ہے- جس سے مراد ہے- 2000 کا مطلب سمجھنے میں کمپیوٹر کی نااہلی- سنسنی خیز خبروں کے شوقین اخبارات و رسائل نے یکم جنوری 2000ء کی جو تصویر پیش کی ہے- وہ کسی قیامت صغریٰ سے کم نہیں- جب سارے کمپیوٹر ٹھپ ہو جائیں گے- ٹرینیں جہاز اور تمام ٹیکنیکی ٹریفک جام ہو جائے گی- اور 21ویں صدی کا استقبال کرنے والا ترقی یافتہ انسان حیران اور ششدر کھڑا ہو گا- لیکن یہ اصلی اور خیالی نقشہ تو ایک سال بعد کا ہے- اس کا ایک ٹریلر یکم جنوری 1999ء کو ہی نظر آ گیا جب سنگاپور میں 300 ٹیکسیوں کے میٹر اچانک بند ہو گئے- اور سویڈن میں پاسپورٹ جاری کرنے والا معروف کمپیوٹر دم توڑ گیا- ماہرین نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے- کہ ان کمپیوٹر پروگراموں کو 99 کے ہندسے کا مطلب معلوم نہیں- اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو کمپیوٹر 99 کا مطلب سمجھنے سے قاصر ہیں- وہ آئندہ برس 00 کا مطلب کیسے سمجھ پائیں گے-

پلاسٹک کا خطرناک مادہ

پلاسٹک کا استعمال ساری دنیا میں بہت زیادہ ہوتا ہے- اور عام زندگی میں اس کے ترک کئے جانے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا- تاہم ماہرین کو ہمیشہ سے اس بات پر تشویش رہی ہے- کہ پلاسٹک سے خون میں ایک ایسا مہلک مادہ حل ہوتا رہتا ہے- جس کا مخفف D.E.H.P ہوتا ہے- اور جس سے سرطان بھی پیدا ہو سکتا ہے- لیکن اب بھارتی سائنسدانوں نے D.E.H.P کو خون میں حل ہونے سے روکنے کے لئے ایک طریقہ دریافت کر لیا ہے- اور امید کی جارہی ہے- کہ یہ طریقہ پلاسٹک کی مصنوعات تیار کرنے والے اداروں میں بہت مقبولیت حاصل کرلے گا- اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ پولی وینائل کلورائڈ یعنی P.V.C کو عرف عام میں پلاسٹک کہتے ہیں- اور اس میں شامل بعض کیمیائی اجزاء جنہیں D.E.H.P کہا جاتا ہے- یہ دراصل ایک ایسا مادہ ہے- جو پلاسٹک کو لچکدار بناتا ہے- جس سے مختلف مصنوعات تیار کی جا سکتی ہیں- مختلف طبی مصنوعات مثلاً خون کی تھیلیوں وغیرہ میں بھی یہ مادہ شامل ہوتا ہے- ماہرین کے مطابق یہ مادہ بعض اوقات تحلیل ہو کر خون میں بھی شامل ہو سکتا ہے- سائنسدان یہ کوشش کرتے رہے ہیں- کہ D.E.H.P کو خون میں شامل ہونے سے روکا جاسکے- تاہم یہ بات اتنی آسان نہیں رہی- اس سے قبل ماہرین نے پلاسٹک پر مختلف مادوں کی تہیں چڑھائی ہیں- لیکن کامیابی نہ ہو سکی- ساتھ ہی ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ مہلک مادہ خون کے علاوہ خوراک میں بھی پلاسٹک کے ذریعے شامل ہو سکتا ہے- ان تجربات کے ذریعے D.E.H.P کا سراغ انسان کے دماغ، گردوں اور جگر میں بھی ملا- تاہم ماہرین نے اب اس کا حل ڈھونڈ لیا ہے- اس طریقے میں پلاسٹک کی سطح پر ایک ایسی تہہ چڑھائی جاتی ہے- جس میں گندھک بھی شامل ہوتی ہے- اس طرح D.E.H.P کے سالمے خون میں شامل نہیں ہو سکتے- تجربات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ طریقہ کامیاب رہتا ہے- دراصل ہوتا یہ ہے کہ گندھک کے جوہر یا ایٹم پلاسٹک کے ساتھ مل کر ایک ایسا گھنا جال بناتے ہیں- جس میں سے D.E.H.P کے ذرات گزر نہیں سکتے- اس طرح D.E.H.P کو خون میں شامل ہونے سے روکا جاسکے گا- مگر سوال یہ ہے کہ مختلف طبی مصنوعات اور خوراک کے ڈبوں پر اس طریقہ کو کب استعمال کیا جائے گا- ماہرین اس بارے میں کہتے ہیں- کہ یہ تو معلوم نہیں کہ مختلف طبی مصنوعات اور خوراک بنانے والے ادارے اس طریق پر کب عمل درآمد شروع کریں گے- تاہم یہ دریافت حوصلہ افزا ضرور ہے- اس طریقے کے تجربات پلاسٹک کی چادروں اور نالیوں دونوں پر کئے گئے ہیں- اور یہ تجربات حوصلہ افزا رہے ہیں- P.V.C کی مصنوعات بنانے والوں کے لئے یہ طریقہ استعمال نہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی-

دل کا علاج

پاکستان میں ہونے والے ایک طبی سروے کے مطابق ساڑھے تیرہ کروڑ افراد میں سے 1 کروڑ دس لاکھ افراد ہائی بلڈ پریشر یا دل کی بیماریوں میں مبتلا ہیں- دل کے مریضوں کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کے باوجود دل کے علاج کے ہسپتال نہ صرف تعداد میں کم ہیں- بلکہ ان میں دستیاب سہولتیں بھی کم ہیں- جدید آلات اور سہولتوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے اکثر دل کے نازک اپریشن نہیں ہو پاتے- حالانکہ ڈاکٹر حضرات اس کی مہارت بھی رکھتے ہیں- لیکن اب کراچی میں ڈاکٹروں نے پہلی مرتبہ دھڑکتے ہوئے دل پر دو مریضوں کے اپریشن کرکے پاکستان میں دل کے علاج کی نئی روایت ڈالی ہے- گذشتہ ایک مہینہ کے دوران لیاقت نیشنل ہسپتال امراض قلب کے ڈاکٹروں نے دل کے دو مختلف نوعیت کے ایسے اپریشن کئے ہیں- جن کے دوران انسانی جسم کو مصنوعی تنفس دیئے بغیر دھڑکتے ہوئے دل کا اپریشن کیا گیا- پہلا کیس ایک 65 سالہ ایسے شخص کا تھا- جسے کافی عرصہ سے انجائنا کے درد کی شکایت تھی- مگر اس کے دل اور پھیپھڑے دونوں کے کمزور ہونے کے سبب کئی ڈاکٹروں نے بائی پاس اپریشن کرنے سے معذوری ظاہر کر دی تھی- عام حالت میں ایک صحت مند دل کے خون کو پمپ کرنے کی صلاحیت 70% ہوتی ہے- مگر اس مریض کے دل کی صلاحیت فقط 17% تھی- جدید آلات کی عدم دستیابی کے باوجود ڈاکٹروں نے مریض کے بیک وقت انجیو پلاسٹی اور بائی پاس اپریشن دھڑکتے ہوئے دل پر کرنے کا فیصلہ کیا- یعنی یہ ایک Combine Procedure تھا- اس میں دھڑکتے ہوئے دل پر چھاتی کھول کر پہلے ایک شریان پر Artery لگائی گئی- پھر مریض کی چھاتی بند کرکے انجیو گرافی لیب میں لے جاکے اس کی اس لگی ہوئی شریان کو چیک کر لیا گیا- اور ایک سائیڈ کی شریان جس کا بائی پاس نہیں کیا گیا تھا- اس کی انجیو پلاسٹی کی گئی- اس طرح مریض کی ایک شریان کا اوپن بائی پاس اور ایک کی انجیو پلاسٹی کی گئی- آج کل دنیا میں یہ بھی طریق رائج ہو رہا ہے- اور یہ ان حالات میں ہوتا ہے- جب شریان کی انجیو پلاسٹی کی جائے تو وہ اس قابل نہ ہو- یا اس کے بائی پاس کرنے میں خطرہ ہو- دوسرا اپریشن ڈاکٹروں نے انجائنا کے شکار مریض کا کیا- عام بائی پاس اور اس میں فرق یہ ہے کہ اس میں تین یا چار انچ کا چیرا چھاتی کی سائیڈ پر لگتا ہے- اور دل کو روکا نہیں جاتا- اور چھاتی کی شریان لے کر براہ راست جہاں دل کے Blockage ہوتی ہے- وہاں لگا دی جاتی ہے- اس اپریشن کا وقت بھی بہت کم ہوتا ہے- عام بائی پاس کی طرح پاؤں سے شریانیں بھی نہیں نکالی جاتیں- اس کے علاوہ عام بائی پاس کی طرح مریض کا خون دل روک کر مشینوں کے ذریعے نہیں گزارا جاتا- اس طرح یہ اپریشن بھی عام اپریشن کی طرح ہوتا ہے-

اپریشن کرنے والے ڈاکٹروں کا یہ بھی کہنا ہے- کہ فنی مہارت کے باوجود جدید آلات کی عدم دستیابی کی بناء پر ابھی تک اس نوعیت کے اپریشن پاکستان میں نہیں کئے جاتے تھے- جس کی وجہ سے دولت مند مریض تو بیرون ملک علاج کروا سکتے تھے- جبکہ بیرون ملک علاج کی استطاعت نہ رکھنے والے مریضوں کے لئے موت یا کسی معجزے کے انتظار کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا- اور اب امید یہ کی جارہی ہے- کہ اس طرح کے اپریشن عام ہو جائیں گے- جس کی وجہ سے عام شہریوں کو بہت سہولت ہو جائے گی-

(بشکریہ بی بی سی ریڈیو 99-1-8)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہیپاٹائٹس سی کا نیا علاج

ہیپاٹائٹس سی ایک ایسی بیماری ہے جس کا علاج اگر ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہے- اس مرض کے علاج میں استعمال کی جانے والی دو دوائیں ریبوائرن اور انٹرفیرون ہیں جو کہ علیحدہ علیحدہ استعمال کی جاتی ہیں- لیکن اب ماہرین نے بتایا ہے کہ اگر ان دونوں دواؤں کو ملا کر استعمال کیا جائے تو ہیپاٹائٹس سی کا علاج زیادہ تیزی کے ساتھ ممکن ہے- جبکہ مندرجہ بالا ادویات میں سے کسی ایک کا استعمال اتنا موثر نہیں ہے فلوریڈا (امریکہ) یونیورسٹی کے ڈاکٹر جیری ڈیوس کی تحقیق کے مطابق مذکورہ دونوں ادویات کے استعمال سے ٹائٹس کے وائرس پر 82 فی صد تک قابو پالیا گیا جبکہ علیحدہ علیحدہ ان دواؤں کا اثر بہت کم پایا گیا-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق [illegible] سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31963 میں فخر جہاں زوجہ ڈاکٹر شاہد محمود خان قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/16 دارالعلوم غربی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-9-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زیورات طلائی وزنی 133 گرام 500 ملی گرام مالیتی- /75000 روپے- اور حق مہر- /40000 روپے جس میں 21000 ہزار بصورت زیور وصول شدہ اور بقیہ- /19000 روپے بذمہ خاوند ہے- اس وقت مجھے مبلغ- /500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست

اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فخر جہاں 6/16 دارالعلوم غربی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر فیض اللہ خان وصیت نمبر 30163 گواہ شد نمبر2 احمد علی وصیت نمبر 25350۔

مسل نمبر 31964 میں وحید قاسم ولد محمد اکرم قاسم قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/6 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-9-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وحید قاسم 21/6 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 لیاقت علی انجم سیکرٹری مال دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 اقبال احمد دارالیمن وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 31965 میں ناصرہ جہاں زوجہ طارق محمود خان قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6 16 دارالعلوم غربی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-9-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 64 گرام مالیتی۔/38500 روپے۔ 2۔ حق مہر۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ جہاں 6/16 دارالعلوم غربی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر فیض اللہ خان وصیت نمبر 30163 گواہ شد نمبر2 احمد علی وصیت نمبر 25350۔

بقیہ صفحہ 2

کے پاس بیٹھ گیا۔ جب عید کی نماز ختم ہوئی تو حضرت مسیح موعود نے ہاتھ بڑھا کر فرمایا جن لوگوں نے بیعت کرنی ہے کر لیں۔

سب سے پہلے میں نے اپنا ہاتھ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں دے دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اس طرح احمدیت دعاؤں کے ذریعہ سے پھیل رہی ہے اور اب بھی آپ لوگوں کو دعا کرنی چاہئے اور دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

قادیان کا ماحول

آج کی نشست میں حضور ایدہ اللہ نے جنت نظیر معاشرے کی مثال قادیان کے ابتدائی دنوں کے حوالے سے بیان فرمائی:۔

فرمایا:۔

گھر اگر بہت اچھا ہو وہاں بچوں کا دل لگے اور پیار اماحول ہو اس کو جنت نشان کہتے ہیں۔

قادیان کو پہلے زمانے میں اکثر قادیان جنت نشان لکھا کرتے تھے۔ کیونکہ وہاں معاشرہ بہت اچھا تھا۔ لوگ بہت پیار کرنے والے تھے۔ اور ہر ایک ہر ایک کو پوچھتا تھا۔ کوئی غریب ایسا نہ تھا جس کا ہمسائے خیال نہ رکھتے ہوں۔

کوئی بھوکا نہیں سوتا تھا۔ کوئی اتفاق سے کسی کے علم میں نہ آئے۔ ورنہ سارے ہمسائے اپنے ہمسایوں کو نماز کے لئے لے جاتے اور ہر اچھی چیز میں پوچھتے۔ گھر میں کوئی اچھی چیز پکتی تھی۔ ساتھ والے ہمسایوں کو بھی دیتے تھے۔ اور جب کوئی اچھی چیز پکانی ہو تو گھر میں سب کہا کرتے تھے ذرا زیادہ بنا دینا۔ ہمسایوں کو بھی تحفہ دیں گے۔

فرمایا:۔

یہ ساری باتیں جنت کی نشانیاں تھیں۔ بہت اچھا امن کا ماحول تھا۔ اس لئے قادیان کو جنت نشان کہتے تھے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 7۔ فروری 1999ء

12-35 رات۔ جرمن سروس۔
1-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
1-50 رات۔ مجلس سوال و جواب 27-12-85
3-25 رات۔ چلڈرنز کلاس۔ 99-2-6
4-30 رات۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں۔
6-00 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
6-25 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-30 صبح۔ کینیڈین پروگرام۔
8-15 صبح۔ اردو کلاس۔
9-25 صبح۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
9-50 صبح۔ چلڈرنز کلاس۔ 99-2-6
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں
11-40 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
12-00 دوپہر۔ خطبہ جمعہ۔
1-00 دوپہر۔ مجلس سوال و جواب 27-12-85
2-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-50 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-45 شام۔ چینی زبان سیکھئے۔
6-15 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-15 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ انگریزی بولنے والے احباب سے ملاقات۔
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ البانین پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔
11-35 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پیر 8۔ فروری 1999ء

12-45 رات۔ جرمن سروس۔
1-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
2-15 رات۔ درس القرآن۔ نمبر 21۔
3-30 رات۔ انٹرویو۔ فائنل رپورٹ۔
4-25 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
6 15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو۔ ایس۔ اے۔ مجلس سوال و جواب 95-3-9
7-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
8-15 صبح۔ اردو کلاس۔
7-20 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
9-55 صبح۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔ 95-6-18
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
12-20 دوپہر۔ درس القرآن۔
1-45 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-50 دوپہر۔ اردو کلاس۔
4-10 شام۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی فائنل۔ پاکستان۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-05 رات۔ بنگالی سروس۔
8-05 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ ترکی پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-30 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم ماسٹر عمر حیات صاحب تحریر کرتے ہیں۔

کہ میرے والد مکرم حکیم محمد صدیق صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ولد مکرم حکیم اللہ دتہ صاحب 99-1-31 عمر 88 سال فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ تقریباً ایک ہفتہ بوجہ برین ہیمرج فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے اور پورے چار سال ٹانگوں سے معذوری کا عرصہ کمال صبر اور خندہ پیشانی سے گذارا۔ اور ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہے چودہ سال قبل آپ کا نوجوان بیٹا انوار احمد بس کے حادثے میں فوت ہو گیا آپ نے یہ صدمہ بہت ہی صبر سے برداشت کیا۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی میں بعد از نماز عصر پڑھائی۔ اور رات گیارہ بجے قبرستان عام میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد حسین صاحب صدر محلہ ناصر آباد نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب ڈینٹل سرجن ان دنوں عارضی طور پر ربوہ میں رہائش پذیر ہیں انہوں نے محدود مدت کے لئے اپنی خدمات فضل عمر ہسپتال کے لئے وقف کی ہیں۔ وہ صبح 9 بجے سے 12 بجے تک روزانہ مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض استفادہ حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

درخواست دعا

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بائیں آنکھ کا اپریشن کامیاب ہوا نظر بحال ہو گئی ہے الحمد للہ۔ اب دائیں آنکھ کا اپریشن عنقریب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو گا اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور پہلے کی طرح اس کی نظر بھی بحال ہو جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 4- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ
6- فروری- غروب آفتاب 5-49
7- فروری- طلوع فجر 5-31
7- فروری- طلوع آفتاب 6-56

عالمی خبریں

واجپائی پاکستان آئیں گے بھارتی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ بھارتی وزیراعظم واجپائی پاکستان کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے پاکستان کے وزیراعظم کی دعوت قبول کرلی ہے۔ وہ بس کے ذریعے لاہور آئیں گے۔ بھارتی وزیراعظم امرتسر سے بس پر سوار ہونگے۔ پاکستان کے وزیراعظم نواز شریف نے انڈین ایکسپریس کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت سے بہتر تعلقات چاہتے ہیں۔ مسئلہ کشمیر سمیت ہر معاملہ بات چیت کے ذریعے حل ہونا چاہئے۔ دونوں ممالک امریکہ کو شریک کئے بغیر براہ راست مذاکرات کریں۔ بھارتی وزارت خارجہ نے بتایا کہ پاکستان کے ساتھ ایٹمی ہتھیاروں سمیت تمام موضوعات پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔

امریکی پالیسی میں تبدیلی امریکہ نے افغانستان کے متعلق دباؤ کی پالیسی ترک کردی۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈرفرتھ اور افغانستان کے نائب وزیر خارجہ ملا جلیل اخوند کے مذاکرات ہو رہے ہیں۔ قیام امن کے ساتھ ساتھ اسامہ بن لادن کی افغانستان بدری کا معاملہ بھی زیر بحث آئے گا۔ ماضی میں اسامہ بن لادن کے متعلق افغان رویہ نے مذاکرات ختم کروا دیئے تھے۔

انگولا میں طیارے کا حادثہ انگولا میں منگل کے روز ایک نجی کمپنی کا طیارہ تباہ ہو جانے سے مرنے والوں کی تعداد 28 ہوگئی۔ فنی خرابی کا علم ہونے پر پائلٹ نے لینڈنگ کرنے کے لئے طیارے کا رخ تبدیل کیا لیکن طیارہ اڈے سے چند میل پہلے گر کر تباہ ہوگیا۔

کسووو میں مذاکرات کسووو لبریشن آرمی (کے ایل اے) نے فرانس میں ہونے والے مذاکرات میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے امریکہ نے اس کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یوگوسلاویہ کی انتظامیہ اس میں شامل نہ ہوئی تو وہ اپنے آپ کو فضائی حملوں کا مستحق بنا دے گی۔

عراق پر پھر حملہ امریکہ اور برطانیہ کے طیاروں نے عراق پر پھر حملہ کر دیا۔ امریکی ترجمان نے کہا کہ یہ حملے امریکی طیاروں کو اپنے دفاع میں کرنے پڑے کیونکہ عراق کی طیارہ شکن بیٹریوں نے انہیں نشانہ پر لے رکھا تھا۔

کلنٹن کا مواخذہ سینٹ میں صدر کلنٹن کے مواخذہ میں سکینڈل کے اہم گواہ ورنن جارڈن کا بیان بھی قلمبند کر لیا گیا۔ اب تیسرے اور آخری گواہ سڈنی بلیومن پر جرح ہوگی۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ میں سپریم کورٹ میں نو فاضل جج صاحبان پر مشتمل فل بنچ نے فوجی عدالتوں کے قیام کے خلاف رٹ درخواستوں کی سماعت جاری رکھی۔ فاضل چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ انتظامیہ کی ناکامی پر فوج بلائی گئی ہے۔ دہشت گرد گھر سے نکلنے والے ہر شخص کو گولی مار دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ کوئی عدالت مستقل نہیں بنائی جا سکتی فوجی عدالتیں بھی مستقل نہیں مقدمات کی سماعت کے بعد ختم کر دی جائیں گی۔ وکیل ڈاکٹر باسط نے کہا کہ مریض کو سنکھیا کھلا کر مارنے کی بجائے مرض ختم کیا جائے۔ سرجری نہ کروائی جائے۔ فاضل عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ کراچی میں دہشت گردی سنگین ہے۔ گولیاں شہریوں کا پیچھا کرتی ہیں۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ حکومت نے ایک طریقہ کار کے مطابق عدالتیں قائم کی ہیں۔ ڈاکٹر باسط نے الزام لگایا کہ حکومت ایم کیو ایم کے خلاف پراپیگنڈہ کررہی ہے تو فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ آپ کا موقف غلط ہے حکومت نے متحدہ کو دہشت گرد قرار نہیں دیا سپریم کورٹ نے کہا حکومت امن و امان کے علاوہ دوسرے مقاصد کے لئے بھی فوج طلب کر سکتی ہے۔

عوام اٹھ کھڑے ہوں سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ محترمہ بینظیر بھٹو نے عوام کے نام اپنے کھلے خط میں کہا ہے کہ عوام اٹھ کھڑے ہوں۔ نئی منتخب حکومت کا مطالبہ کریں۔ پریس کے خلاف نواز شریف کے اقدامات کو نہ روکا گیا تو معاشرے کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ نواز شریف نے ایٹمی دھماکوں کی آڑ میں لوٹ مار کو چھپایا۔ محنت سے کمائے گئے فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کر دیئے۔ عوام پوچھتے ہیں یہ گیارہ ارب ڈالر کہاں گئے؟ پریس کو دبانا، سپریم کورٹ سے محاذ آرائی، عورتوں کی فیملی کورٹس اور عورتوں کے پولیس سٹیشنوں کا خاتمہ جیسے اقدامات ڈکٹیٹروں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ انہوں نے عوام سے سوال کیا کہ آپ کی حالت موجودہ دور میں اچھی ہے یا ہمارے دور میں تھی؟ کیا آپ اقتصادی طور پر بہتر ہوئے ہیں؟ کیا آپ کو ضروریات زندگی میسر ہیں؟

پولیس کا لاٹھی چارج لاہور ہائی کورٹ کے راولپنڈی احتساب بنچ میں بینظیر کی پیشی کے موقع پر سندھ پنجاب اور ملک کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے وکلاء اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ پارٹی لیڈروں کو عدالت کے مرکزی گیٹ پر روک دیا گیا۔ کمرۂ عدالت تک چار مقامات پر ناکے لگے ہوئے تھے۔ بینظیر نصف گھنٹہ گاڑی میں رکی رہیں۔ متعدد افراد زخمی ہوگئے۔

وزیراعظم کراچی میں وزیراعظم نے کراچی پہنچ کر سندھ میں مسلم لیگ کے ارکان کی بغاوت کا نوٹس لیا اور 7 باغی ارکان کو شوکاز نوٹس جاری کر دیا۔ سندھ مسلم لیگ کے اجلاس میں جو گورنر ہاؤس میں ہوا وزیراعظم نے کہا کہ پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔

بجلی چوروں کے خلاف عدالتیں بڑے بڑے بجلی چوروں اور نادہندگان پر مقدمات چلانے کے لئے فوجی عدالتیں قائم کی جارہی ہیں جو تین روز میں فیصلہ دے دیں گی۔ سزا تین سال قید اور پچاس لاکھ روپے جرمانہ تک ہو سکتی ہے۔

بلوچستان کا ضمنی انتخاب بلوچستان اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں نشست جمعیت علمائے اسلام نے جیت لی۔ مسلم لیگ (ن) کے امیدوار دوسرے نمبر پر رہے۔

شہباز شریف سے بے نتیجہ ملاقات مستعفی ہونے والے صف اول کے مسلم لیگی لیڈر میاں محمد اظہر سے شہباز شریف کی ملاقات بے نتیجہ رہی۔ سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر نے کہا سچ بولنے پر وزیراعظم نے استعفیٰ طلب کیا۔ میں نے قومی اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دیا ہے پارٹی سے نہیں۔ میاں اظہر کی رہائش گاہ پر ملاقاتیوں کا ہجوم رہا۔ مستعفی ہونے والے کونسلروں کی پر تکلف دعوت کی گئی۔

ہاکی ٹیسٹ بھی جیت لیا بھارت کی سرزمین پر پاکستان کی ہاکی ٹیم نے بھی میچ جیت لیا۔ نو میچوں کی سیریز میں ہونے والا یہ پہلا ہاکی ٹیسٹ تھا جو نئی دہلی میں ہوا۔ بھارت نے 3- اور پاکستان نے 4- گول کئے۔ مقررہ وقت میں مقابلہ تین تین گولوں سے برابر تھا۔

انٹرنیشنل بار کے مشورے برطانیہ میں قائم انٹرنیشنل بار ایسوسی ایشن نے حکومت پاکستان کو رپورٹ اور مشورے دیئے ہیں کہ پاکستان میں عدلیہ خطرے میں ہے۔ حکومت ججوں پر دباؤ ڈالنا بند کر دے۔ رشوت اور دھونس کا نظام انصاف میں داخل ہے۔ ججوں کا انتخاب شفاف بنایا جائے۔ مقدمات کو فوجی عدالتوں کی بجائے عام عدالتوں میں نمٹایا جائے۔

اعلان تعطیل

مورخہ 5- فروری کو تعطیل کا اعلان تاخیر سے ہونے کی وجہ سے آج چھ فروری کو اندر کے صفحات نمبر 3 تا 6 پر تاریخ 6- فروری پڑھی جائے۔ 5- فروری کو پرچہ شائع نہیں ہوا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر)

آپکی جملہ ہومیوپیتھک ضروریات پوری کرنیوالا ادارہ
محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

ربوہ میں پہلی بار بے شمار ورائٹی
سندھی کامدار گلے
فیصل آباد اور لاہور کے چکروں سے نجات
میچنگ کیلئے ان سلے سادہ سوٹ بیشمار رنگوں میں
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر کلمہ کوٹھی
حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
212866

ضرورت ہے
1- سیلز اسسٹنٹ: گریجوایٹ جو نئی گاڑیوں کی سیلز اور اس سے متعلقہ کاغذات سے مکمل طور پر واقفیت رکھتا ہو
2- کلرک: ریٹائرڈ فوجی یا سویلین جو دفتری امور سے تجربہ رکھتا ہو۔ ٹائپ اور کمپیوٹر کا استعمال جانتا ہو
3- قاصد: جو سائیکل چلانا جانتا ہو۔ دفتری ڈاک کی ترسیل کے بارے میں مکمل آگاہی رکھتا ہو۔
منی موٹرز 54- انڈسٹریل ایریا گلبرگ III لاہور
5712119 - 5713689

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر
اور ماحول ربوہ میں • مکانات
• پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و
زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508 - 212626